شوکت فہمی

غزل

کب ہم نے کہا ہے ہمیں افلاک پہ رکھ دے
ہم خاک نشینوں کو تو بس خاک پہ رکھ دے

لگتا ہے کہ تو نے کسی جلدی میں اتارا
اے کوزہ گر آ پھر سے مجھے چاک پہ رکھ دے

چپکے سے کبھی آئے مرا بھولنے والا
اور ہاتھ مرے دیدۂ نمناک پہ رکھ دے

اُس وقت سے ڈرتا ہوں جب کوئی ضرورت
اِک چپ سی مرے لہجۂ بے باک میں رکھ دے

تاخیر نہ کر اتنی کہ وہ تیری امانت
تنگ آ کے کسی دستِ ہوس ناک پہ رکھ دے

یہ وصل کی ساعت ہے نہ کر ذکرِ زمانہ
یہ بات کسی لمحۂ ادراک پہ رکھ دے

دنیا کو پرے رکھ کہ نہیں دل کا بھروسا
کب شعلہ اٹھائے خس و خاشاک پہ رکھ دے

ظالم ہے اگر وقت تو منصف بھی یہی ہے
ہر فیصلہ فہمی اسی سفاک پہ رکھ دے